© rasailojaraid.com

رسائل ومسائل

سیاسی بنیادوں پر تقرری

سوال: وطن عزیز میں خاصے عرصے سے یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ جب کوئی پارٹی برسرِ اقتدار آتی ہے تو مختلف سرکاری ملازمتوں میں اس مخصوص پارٹی کے لوگوں کی بھرتی شروع ہو جاتی ہے' اور ملک کے عام شہری جو کہ صلاحیت اور قابلیت کی بنا پر ان ملازمتوں کے زیادہ اہل ہوتے ہیں محض سیاسی وابستگی نہ ہونے کی وجہ سے ان سرکاری ملازمتوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ کسی بھی پارٹی کے عہدے داروں کو اگر اس ناانصافی کی طرف متوجہ کیا جائے تو ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ پارٹی ورکرز نے اتنی قربانیاں دی ہیں اگر انھیں نوکریاں نہیں ملیں گی تو پھر کسے ملیں گی؟

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حکومت چلانے کے لیے ضروری ہے کہ پارٹی ورکرز کو نوکریاں دی جائیں تاکہ وہ اپنی سرکاری حیثیتوں میں رہ کر پارٹی مفادات کا تحفظ کرسکیں۔ بعض پارٹیوں کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی پارٹی کے لوگ بہت ایمان دار اور دیانت دار ہوتے ہیں لہٰذا اگر سرکاری ملازمتوں میں ایسے افراد کو موقع دیا جائے تو سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتر ہوسکتی ہے؟ اس مقصد کے لیے وہ میرٹ اور مروجہ اصول وضوابط کو نظرانداز کرنے میں بھی کوئی برائی نہیں سمجھتے۔

براہ مہربانی قرآن وسنت اور اسلامی اصولوں کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں کہ سرکاری ملازمتوں پر برسراقتدار پارٹی کے ورکرز یا عہدے داران کا کتنا اور کیسا استحقاق ہوتا ہے؟ اور پارٹی ورکرز کو سرکاری ملازمت دینے کے لیے مروجہ قواعد وضوابط اور میرٹ کو نظرانداز کرنا کیسا فعل ہے؟

جواب: قرآن کریم نے مناصب اور ذمہ داریوں پر افراد کے تعین کے سلسلے میں بنیادی اصول سورۃ النساء میں یوں بیان فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا لا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ ط اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا م بَصِیْرًا ○ (۵۸:۴) ''مسلمانو! اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کرو' اور جب لوگوں کے درمیان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سورۃ الانفال میں امانت کا حق ادا نہ کرنے کو خیانت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَخُوْنُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (الانفال ۸:۲۷) ''جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو، اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو''۔

مسلم کی جامع الصحیح میں کتاب الامارۃ میں حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک امیر جو ایک منصب قبول کرتا ہے اور اخلاص کے ساتھ اپنی مقدور بھر کوشش نہیں کرتا وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ گویا منصب چاہے سیاسی وجوہات کی بنا پر ہو یا مسلکی اور مذہبی بنیاد پر، جب تک اصل بنیاد اہلیت اور صلاحیت کی نہ ہو، شرعی نقطۂ نظر سے ظلم ہے۔

یہ ہمارا قومی المیہ ہے کہ پاکستان اور بہت سے مسلم ممالک میں اعلیٰ ترین مناصب تک عموماً تقرری کی بنیاد کسی کی سفارش، رشتہ داری یا سیاسی تعلق ہوتا ہے۔ عدل اور صلاحیت کو کبھی معیار نہیں بنایا جاتا حتیٰ کہ عوام بھی ایسے افراد کو ووٹ دینا زیادہ پسند کرتے ہیں جو برسرِ اقتدار آ کر بجائے عدل و انصاف کے ان کو ذاتی فائدہ پہنچا سکیں۔ جب تک ہم بحیثیت ایک اُمت اس کلچر کو تبدیل نہیں کریں گے، اُمت مسلمہ اعلیٰ قیادت اور اصول پرستی سے محروم رہے گی۔ ذاتی، گروہی اور مسلکی مفادات کے نتیجے میں جو افراد بھی مناصب پر آئیں گے وہ امانتوں کو پامال کرنے میں اپنے سے پہلے والوں سے دو قدم آگے ہی نکلتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے گھر کو اپنے ہاتھوں تباہ کرنے سے بچائے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

قرآن کریم اور عائلی موضوعات

س : قرآن کی باترجمہ تدریس کرتے ہوئے کئی مقامات ایسے آتے ہیں جہاں سن بلوغت کے معاملات کا تذکرہ ہوتا ہے۔ ۹ سے ۱۶ سال کی عمر زندگی کے حیاتیاتی حقائق کے سلسلے میں تجسس کی ہوتی ہے۔ کیا ان آیات سے ذہنوں پر منفی اثرات نہیں پڑیں گے؟

مغرب تو جنس کے معاملے میں تمام حدیں توڑ گیا، تاہم قرآن کے حوالے سے خیال ہے کہ شاید ایک غیر محسوس انداز میں قرآن اپنے پڑھنے والے کو حقائق سے آگاہ کرتا ہے۔ گویا ایک طرح کی صنفی تعلیم کا فطری سا نظام قائم ہے۔ کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ اسلامی نظامِ تعلیم کے حکمت کار نصابیات میں بالکل غیر محسوس انداز میں افزائش نسل کے معاملات کے احسن پہلوؤں کو شامل کر دیں؟ کیا علماے کرام اسلام کے شرم و حیا کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی اجازت دے دیں گے؟

© rasailojaraid.com